فَسْئَلُوٓا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

"تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے" (ترجمہ شیخ الہندؒ)

فتاویٰ یسئلونک

دارالافتاء والارشاد

الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

شمارہ 36 | جمعۃ المبارک 10 ربیع الاول 1441ھ 08 نومبر 2019ء

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- بالمشافہ: سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہ جمع کروائیں۔
- بذریعہ ویب سائٹ: www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- بذریعہ برقی مراسلہ: ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- بذریعہ واٹس ایپ: 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

نوٹ: جوابات/فتاویٰ سوالات موصول ہونے کی ترتیب سے ارسال کیے جاتے ہیں۔

دارالافتاء والارشاد، الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ، فقہ اکیڈمی C-335 بلاک 1، گلستان جوہر، کراچی

سوال: میرے والد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے۔ والدہ محترمہ الحمدللہ! حیات ہیں اور ہم دو بہن بھائی ہیں، ہم دونوں بہن بھائی شادی شدہ ہیں۔ والد صاحب کی وراثت میں سے ایک عدد سات مرلے کا مکان ہمارے پاس ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس وراثت کی تقسیم والدہ محترمہ کی حیات میں کی جاسکتی ہے یا پھر ان کے انتقال پر ہی ہوگی؟ اگر والدہ محترمہ کی حیات میں کی جاسکتی ہے تو کل وراثت کی تقسیم کی نوعیت کیا ہوگی؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ جب کسی کا انتقال ہو تو اس کے ترکہ کو جلد ہی ورثاء کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔ لہذا صورت مسئولہ میں اگر سات مرلے کا مکان آپ کے والد کی ملکیت میں تھا تو ان کی وفات کے بعد اس کو ورثاء کے درمیان تقسیم کر دینا چاہیے والدہ کی وفات تک اس کی تقسیم کو موقوف کرنا ضروری نہیں۔ لہذا مرحوم والد کے تجہیز و تکفین کا خرچہ نکالنے کے بعد اگر مرحوم کے ذمہ کوئی قرض ہو تو اس کو ادا کرنے کے بعد اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو اس کو ایک تہائی مال میں نافذ کرنے کے بعد کل مال کو 24 حصوں میں تقسیم کرکے مرحوم کی بیوہ کو 3 حصے، مرحوم کے بیٹے کو 14 حصے اور مرحوم کی بیٹی کو 7 حصے ملیں گے۔ صورت تقسیم یہ ہے:

ورثاء	بیوہ	بیٹا	بیٹی
حصص (24)	3	14	7

سوال: اگر کوئی کرسچن مسجد یا مدرسہ کے لیے چندہ دے تو کیا اس سے لینا جائز ہے اور کیا اس رقم کو ہر کام میں خرچ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اگر یہ احتمال نہ ہو کہ کرسچن یا کوئی غیر مسلم مسجد میں چندہ دے کر اہل اسلام پر احسان رکھے گا یا مسلمان اس کے چندے سے مغلوب ہو کر اس کو اپنے دین کی ترویج کی اجازت دے دیں گے تو غیر مسلم کا چندہ قبول کرنا اور اس کو مسجد کی ضروریات میں صرف کرنا جائز ہے۔

أن شرط وقف الذمی أن یکون قربة عندنا وعندهم كالوقف على الفقراء أو على مسجد القدس، بخلاف الوقف على بيعة فإنه قربة عندهم فقط أو على حج أو عمرة فإنه قربة عندنا فقط فأفاد أن هذا شرط لوقف الذمی فقط (رد المحتار، كتاب الوقف، مطلب قد يثبت الوقف بالضرورة)

سوال: نماز میں کسی واجب کی کمی، زیادتی یا تاخیر سے کیا نماز فاسد ہو جاتی ہے؟ اگر نماز میں کسی سے واجب کی کمی زیادتی ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب قصداً نہیں بلکہ بھولے سے چھوٹ جائے اسی طرح بھولے سے نماز میں کوئی زیادتی مثلاً تین سجدے ہو جائیں یا کسی واجب کی ادائیگی میں تاخیر ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ اس کی تلافی کرنا ضروری ہے اور تلافی کی صورت یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک مرتبہ سلام پھیر کر دو سجدے کر لیے جائیں اور ہر سجدے میں تین تین دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے اور سجدے کے بعد پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں اور بائیں سلام پھیر دیا جائے ان سجدوں کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔

ومحله بعد السلام سواء كان من زيادة أو نقصان...والصواب أن يسلم تسليمة واحدة وعليه الجمهور...ويسلم عن يمينه كذا فی الزاهدی وكيفيته أن يكبر بعد سلامه الأول ويخر ساجدا ويسبح فی سجوده ثم يفعل ثانيا كذلك ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم كذا فی المحيط ويأتی بالصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم والدعاء فی قعدة السهو هو الصحيح. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة الباب الثانی عشر فی سجود السهو)

سجدہ سہو کے مواقع میں کافی زیادہ تفصیل ہے، جس کے لیے کئی صفحات کی تحریر بھی ناکافی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اپنے علاقے میں موجود کسی عالمِ دین سے روزانہ درس کی صورت میں باقاعدہ نماز کے مسائل سیکھ لیے جائیں۔

سوال: مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ عمرہ کی غرض سے جاتے ہوئے دل میں تو نیت تھی کہ عمرہ کے لیے جا رہے ہیں، مگر زبان سے نیت نہیں کی، میقات سے گزرنے کے کچھ دیر بعد ڈرائیور نے بتایا کہ ہم میقات سے آگے آچکے ہیں، اس صورت میں کیا دم واجب ہے؟

جواب: جس طرح نماز شروع کرنے کے لیے نماز کی نیت کے ساتھ تکبیرہ تحریمہ کہنا فرض ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی ایسا ہی احرام کے لیے نیت احرام کے ساتھ تلبیہ پڑھنا ضروری ہے اس کے بغیر محرم نہیں بنے گا، لہذا اگر میقات سے گزرتے وقت احرام باندھنا یاد نہیں رہا تو واپس میقات پر جا کر نیت کرے اور تلبیہ پڑھے۔ نیت اور ذکر احرام کی شرائط میں سے ہیں، نیت کے لیے دل میں عمرے کا ارادہ کر لینا کافی ہے زبان سے کہنا ضروری نہیں جبکہ تلبیہ یا اس سے مثل کوئی ذکر زبان سے ضروری ہے لہذا صورت مسئولہ میں اگر سائل نے دل میں عمرے کی نیت کی اور تلبیہ پڑھ لیا تو ایسی صورت میں اس کا احرام درست ہے اور اس پر کوئی دم وغیرہ لازم نہیں۔

فلو نوی ولم یلب او لبی ولم ینو لا یصیر محرما (غنیة الناسك،باب الاحرام،فصل فی ماھیة الاحرام)

سوال: اگر مزدلفہ کا قیام رہ جائے تو کیا حج ادا ہو جائے گا؟

جواب: اگر وقوف مزدلفہ کسی قدرتی عذر کی وجہ سے نہ ہو سکا مثلاً کوشش کے باوجود عرفات سے مزدلفہ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے نہ پہنچ سکا تو کوئی دم وغیرہ لازم نہیں۔ البتہ مخلوق کی طرف سے کسی رکاوٹ کی وجہ سے یا جان بوجھ کر مزدلفہ کے وقوف کو ترک کرنے کی وجہ سے حدودِ حرم میں ایک دم دینا واجب ہوگا۔

ولو ترك الوقوف بها فدفع لیلا فعلیه دم الا اذا كان لعذر بان یكون به ضعف او علة او كانت امراة تخاف الزحام فلا شئی علیه فان كان رجلا یخاف الزحام لا لنحو عجز او مرض فتركه یلزمه دم. (غنیة الناسك،باب المزدلفة،فصل فی شرائط الوقوف بها)

سوال: ایک صاحب گزشتہ سال حج پر آئے تھے، انہوں نے تیسری رمی یعنی بڑے شیطان کو کنکریاں مارتے ہوئے رش کی وجہ سے دبنے کے خوف سے چار کنکریاں ایک ساتھ مار دی تھیں، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ایک ہی کنکری مانی جاتی ہے، سوال یہ ہے کہ وہ صاحب کیا کریں، وہ کہہ رہے تھے کہ آپ ہماری طرف سے وکیل بن کر وہ چار کنکریاں الگ سے مار دیجیے گا۔ اس پر رہنمائی فرما دیں کہ اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

جواب: تینوں جمرات پر سات کنکریاں مارنا واجب ہے اور ہر کنکری الگ الگ مارنا بھی ضروری ہے ایک ساتھ ساری کنکریاں ماری جائیں تو وہ ایک کنکری شمار ہوگی اور بقیہ کنکریاں پوری کرنا ضروری ہوگا

(قوله سبعا) أي سبع رمیات بسبع حصیات، فلو رماها دفعة واحدة كان عن واحدة نهر (رد المحتار، كتاب الحج،مطلب فی رمی جمرة العقبة)

اسی طرح اگر چار یا اس سے زیادہ کنکریاں رہ گئی تو دم لازم ہے اور چار سے کم کنکریاں رہ گئی ہوں تو ہر کنکری کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار صدقہ واجب ہے۔

(قوله لا لو رمی بالأقل) لأنه إذا ترك أكثر السبع لزمه دم كما لو لم یرم أصلا، وإن ترك أقل منه كثلاث فما دونها فعلیه لكل حصاة صدقة كما سیأتی فی الجنایات. (رد المحتار، كتاب الحج،مطلب فی رمی جمرة العقبة)

نیز کنکری مارنے کے عمل میں نیابت درست نہیں ۔ لہذا صورت مسئولہ میں مذکورہ شخص نے جو چار کنکریاں ایک ساتھ ماردیں تو اگر یہ کنکریاں پہلے تین کنکریاں مارنے کے بعد ماری ہیں تو ایسی صورت میں صدقہ فطر کی مقدار صدقہ لازم ہوگا اور اگر تین کنکریاں ایک ساتھ اور چار ایک ساتھ ماریں تو ایسی صورت میں ایک دم لازم ہوگا مذکورہ شخص کی نیابت میں صدقہ یا دم دینا تو درست ہے لیکن ان کی طرف سے رمی کرنا درست نہیں ہوگا۔

ان یرمی بنفسه فلا تجوز النيابة فيه عند القدرة و تجوز عند العذر فلو رمى عن مريض بأمره او مغمى عليه او مجنون جاز....فلو لم يرموا بأنفسهم لخوف الزحام تلزمه الفدية.(غنية الناسك، فصل في شرائط الرمي)

سوال: نماز میں بھول سے کیسے بچا جائے؟ ہر دفعہ کوشش کرتے ہیں کہ توجہ کر کے پڑھیں، لیکن ذہن میں کوئی خیال آتا ہے اور پھر کونسی رکعت پڑھ رہے ہیں، بھول جاتے ہیں؟

جواب: عبادات میں درجہ احسان کے حصول کی کوشش کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احسان کی تعریف یہ فرمائی ہے کہ اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسے تم اللہ کو (سامنے) دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس بات کا استحضار ضرور رکھیں کہ اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اس درجے کے حصول کے لیے کسی متبع سنت شیخ کامل سے اصلاحی تعلق رکھنے کی ضرورت ہے، اس کی فکر کریں۔ باقی نماز میں اگر بھول بار بار ہوتی ہے تو ایسی صورت میں اگر تھوڑا غور کرنے سے رکعت کا تعین ہوجائے تو اپنی نماز جاری رکھیں ورنہ جن دو رکعتوں میں شک ہو اس میں کم تعداد پر عمل کریں مثلاً اگر دوسری اور تیسری رکعت میں شک ہو تو اس کو دوسری رکعت سمجھیں پھر اگلی رکعت پڑھیں اور پھر وہ رکعت جو اصل تعداد کے اعتبار سے چوتھی ہوسکتی ہے اس پر قعدہ کریں مثلا دو اور تین میں شک ہوجائے تو اس کو دو سمجھیں اور تیسری رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کریں کیونکہ ممکن ہے کہ اصل تعداد کے اعتبار سے وہ چوتھی رکعت ہو، آخر میں سجدہ سہو کریں۔

سوال: اگر کسی جماعت کے کچھ اصولوں سے اختلاف کی وجہ سے ہم اس جماعت سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اس جماعت کی جن باتوں کو ہم دین کے اصولوں کے خلاف سمجھتے ہیں تو کیا دوسرے لوگوں کو اس اختلاف سے آگاہ کرنا ہمارا فریضہ نہیں بنتا؟ کیونکہ اکثر لوگ کسی شخصیت سے متاثر ہوکر جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور وہ اس فرد کی ہر بات کو صحیح سمجھتے ہیں۔

جواب: اختلاف میں بہت سی تفصیلات ہیں کہ آیا وہ اختلاف مباح و مستحب کے درمیان ہے یا فرض و حرام کے درمیان یا کفر و شرک کے درمیان۔ ان سب کے حکم میں باہم تفاوت ہے۔ اگر کوئی اعتقادی یا عملی مسئلہ حد کفر یا ضلالت تک پہنچا ہوا ہو تو اس کی وضاحت ضروری ہے۔ البتہ وضاحت کا طریقہ کار ایسا ہونا چاہیے کہ فتنہ نہ ہو۔ پہلے اصلاح کی ممکنہ کوشش کر لی گئی ہو ایسا نہ ہو کہ لوگ دین سے بدظن ہو جائیں وغیرہ۔ چنانچہ ہر پہلو کا جائزہ لے کر بڑے علمائے کرام سے مشورہ کر کے کوئی قدم اٹھانا چاہیے۔

سوال: علینہ اور علیزہ نام رکھنا کیسا ہے اور ان کے معنی کیا ہیں؟

جواب: عَلَنَ باب ضرب اور نصر سے ظاہر ہونے کے معنی میں ہے، عَلِیْنٌ صفت کا صیغہ ہے اور عَلِزَ باب سمع سے مائل ہونے، بے چین ہونے کے معنی میں ہے، صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ دونوں عربی نام ہیں البتہ کسی صحابیہ کے نام نہیں اس لیے بہتر ہے کہ صحابیات کے ناموں میں سے کسی نام کا انتخاب کیا جائے۔

ختم شد